مجھے آلات موسیقی کو توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

دَف کے متعلق نفیس تحقیق

غِناء کی تعریف اور اس کا حکم

نکاح اور عید کے موقع پر کیا دف بجانا جائز ہے؟

چند آلاتِ مزامیر کے نام اور انکی وضاحت

دف کے ساتھ حمد ونعت پڑھنا کیسا؟

فقہائے احناف کا نظریہ

دف کی شرائط

کاوش: محمد گوہر طفیل (متعلم درسِ نظامی، الشہادۃ المتوسطہ)

Gohar Tufail Official 03444004477

دف کے متعلق نفیس تحقیق

دف کے متعلق جاننے سے پہلے چند فقہی اصطلاحات کا جاننا ضروری ہے۔

حکم شرع کی دو اقسام ہیں۔

1۔ امر 2۔ نہی

امر:۔

وہ حکم ہے جس سے کسی فعل کی طلب ثابت ہو۔ جیسے

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (سورۃ الکوثر)

ترجمہ:۔

تو تم اپنے رب کیلئے نماز پڑھو اور قربانی کرو

نہی:۔

نہی وہ حکم شرع ہے جس سے کسی فعل کی ممانعت ثابت ہو۔ جیسے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنتُمْ سُكَارٰى

اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔

ماموراتِ کی چار اقسام اور انکا حکم

(۱)

فرض :-

فرض وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو یعنی ایسی دلیل جسمیں کوئی شبہ نہ ہو (دلیل قطعی وہ ہے جس کا ثبوت قرآن یا حدیث متواترہ سے ہو) حدیث متواترہ: جس کو ہر دور میں اتنے لوگوں نے روایت کیا ہو جن کا عقلاً جھوٹ پر متفق ہونا ناممکن ہو۔ قرآن کی طرح اس سے بھی عقیدہ اور عمل دونوں ثابت ہوتے ہیں۔

فرض کفایہ: وہ ہوتا ہے جو کچھ لوگوں کے ادا کرنے سے سب کی جانب سے ادا ہو جاتا ہے اور کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوتے ہیں جیسے کہ نماز جنازہ وغیرہ (وقار الفتاوی، ج ۲)

فرض کا حکم :-

فرض کا کرنے والا ثواب پائے گا اور نہ کرنے والا عذاب اور انکار کرنے والا کافر۔

(۲)

واجب :-

واجب وہ جسکی ضرورت دلیل ظنی سے ثابت ہو۔ (دلیل ظنی

منہیات کی چار اقسام اور انکا حکم

(۱)

حرام :-

حرام وہ ہے جسکی ممانعت دلیل قطعی سے لزوماً ثابت ہو۔ یہ فرض کا مدمقابل ہوتا ہے۔ حرا

حرام کا حکم :-

حرام کا حکم یہ ہے کہ اس کا چھوڑنے والا ثواب پائے گا اور کرنے والا عذاب پائے گا اور اسکی حرمت کا منکر کافر۔

(۲)

مکروہ تحریمی :-

حکم :- حکم یہ ہے کہ مکروہ تحریمی کا نہ کرنے والا ثواب پائے گا اور کرنے والا عذاب اور اسکی کراہت کا منکر کافر نہیں۔

تعریف :-

وہ ممنوع شرعی جسکی ممانعت کی دلیل حرام جیسی تو نہ ہو بلکہ حرام کے قریب قریب ہو۔ جسکی ممانعت دلیل ظنی سے لزوماً ثابت ہو۔ یہ واجب کا مقابل ہے۔

وہ ہے جس کا ثبوت قرآن پاک یا
حدیث متواترہ سے نہ ہو بلکہ احادیث
احاد یا محض اقوال ائمہ سے ہو۔
(فتاوی فقہ ملت ج 1)

واجب کا حکم:۔

واجب کا کرنے والا ثواب
پائے گا اور نہ کرنے والا عذاب مگر
منکر کافر نہیں۔

(iii)

سنت مؤکدہ:۔

وہ ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ہمیشہ کیا ہو البتہ بیان جواز
کیلئے کبھی ترک بھی کیا ہو۔
(فتاوی فقہ ملت)

سنت مؤکدہ کا حکم:۔

سنت مؤکدہ کا کرنے والا ثواب
پائے گا اور نہ کرنے والا جھڑکی پائے
گا۔ لیکن ترک کی عادت کرے
گا تو مستحق عقاب ہو گا اور منکر
یعنی ہلکا جاننے والا کافر۔

سنت غیر مؤکدہ:۔

وہ عمل جس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ہمیشگی (مداومت) نہیں فرمائی
اور نہ اسکے کرنے کی تاکید فرمائی

(iii)

اساءت:۔

وہ ممنوع شرعی جسکی ممانعت
کی دلیل حرام اور مکروہ تحریمی جیسی
تو نہیں مگر اس کا کرنا برا ہے۔
یہ سنت مؤکدہ کے مقابل ہے۔
(بہار شریعت حصہ دوم)

حکم:۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اسکے کرنے
والے پر عتاب (یعنی ملامت) ہو گا
اور عادت کرنے والے پر عقاب
(یعنی سزا)

مکروہ تنزیہی:۔

وہ عمل جسے شریعت ناپسند
رکھے مگر عمل پر عذاب کی وعید نہ
ہو۔ یہ سنت غیر مؤکدہ کے مقابل
ہے۔ اسکا ترک کرنے والا فضیلت
حاصل کرنے والا ہو گا اور کرنے
والے پر عذاب ہے نہ عتاب

خلاف اولیٰ:۔ وہ ہے کہ جسکا
نہ کرنا بہتر تھا، کیا تو کچھ مضائقہ
اور عتاب نہیں۔ یہ مستحب کا
مقابل ہے۔ (بہار شریعت حصہ 2)

لیکن شریعت نے اسکے ترک کو ناپسند جانا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ عمل کبھی کیا ہو۔

(بہار شریعت حصّہ دوم)

سنت غیر موکدہ کا حکم:۔

سنت غیر موکدہ کا کرنے والا ثواب پائے گا اور نہ کرنے پر عذاب نہیں۔

(١٧)

مستحب:۔

وہ کہ نظر شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو، خواہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ترک کیا یا اسکی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اسکا ذکر نہ آیا۔

(بہار شریعت حصّہ 2)

مستحب کا حکم:۔

مستحب کا کرنے والا فضیلت حاصل کرنے والا ہوگا اور چھوڑنے پر عتاب و عذاب کچھ نہیں۔

(١٧)

مباح:۔

وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔

(بہار شریعت حصّہ دوم)

(4)

غناء کی تعریف اور اس کا حکم

گانے کو عربی میں غِناء کہتے ہیں۔ خواہ اس کا مضمون اچھا ہو یا بُرا۔ گانے والے مرد کو "مغنی" اور گانے والی عورت کو "مغنیہ" کہتے ہیں۔ ہاتھ سے بجائے جانے والے آلاتِ موسیقی (سازوں) کو "معازف" اور منہ سے بجائے جانے والے آلاتِ موسیقی کو "مزامیر" کہتے ہیں۔ جب آلاتِ موسیقی کا مطلقاً ذکر ہوتا ہے تو اس سے "معازف و مزامیر" دونوں مراد ہوتے ہیں۔ اور جب لفظ "مزامیر" مطلقاً بولا جاتا ہے تو اس سے بھی دونوں قسم کے آلاتِ موسیقی مراد ہوتے ہیں۔

• شریعت میں غناء (گانے) کا حکم یہ ہے کہ اگر گانے کا مضمون اچھا ہو۔ گانے والے مرد، مردوں کی محفل میں ہو اور گایا جانے والا گانا بغیر آلاتِ غناء کے ہو تو اس کا گانا اور سننا جائز ہے۔ • اگر گانے کا مضمون اچھا نہ ہو مثلاً عورتوں اور امارد (بے ریش لڑکوں یعنی وہ لڑکے جن کی ابھی داڑھی نہ آئی ہو) کے حسن و جمال کا ذکر ہو۔ شراب یا دیگر محرمات کی تعریف ہو یا ایسے عشقیہ اشعار ہوں جو نفس کو برائی پر برانگیختہ کرنے کا باعث ہوں اگرچہ بغیر آلاتِ موسیقی کے ہوں، ان کا گانا اور سننا حرام ہے • اگر گانے والے کا مضمون اچھا ہو اور آلاتِ موسیقی کے ساتھ ہو تو بھی حرام ہے جو گانا، گانا حرام ہے اس کا سننا بھی حرام ہے۔ گانے والا امرد عورتوں کی محفل میں ہو یا مخلوط محفل میں ہو تو مرد کا گانا حرام ہے اگرچہ گانے کا مضمون اچھا ہو۔

• گانے والی عورت مردوں کی محفل میں ہو یا مخلوط محفل میں ہو یا حجاب کی اوٹ میں مرد سن رہے ہوں تو

6

تو اس کا گانا حرام ہے اگرچہ گانا اچھے مضمون پر مشتمل ہو۔ گانے والی عورت، عورتوں کی محفل میں ہو۔ گانے کا مضمون اچھا اور بغیر آلات موسیقی کے ہو تو جائز ہے۔ عیدین شادی و نکاح، ولیمہ، ختنہ، عزیز کی آمد کی خوشی اور جہاد کے موقع کے علاوہ مواقع پر دف کی دھن پر گانا یا صرف دف بجانا جائز نہیں ہے۔

ڈھول بھی آلاتِ موسیقی میں شامل ہونے کی وجہ سے اس کا بجانا اور سننا ناجائز ہے۔ مساجد و مزارات کے پاس آلاتِ موسیقی یا ڈھول بجانا اور دیگر محرمات کا اہتمام کرنا سخت حرام ہے۔

چند آلات مزامیر کے نام اور اسکی وضاحت :-

زیر و بم: طبلے یا نقارے کا دایاں بایاں رخ۔ دو چھوٹے نقاروں کی جوڑی جس میں ایک سے مدہم اور دوسری سے بلند آواز نکلتی ہے۔

ستار: طنبورے کی قسم کا ایک باجا۔ شروع میں اس میں صرف تین تار ہوتے تھے اسلیئے ستار (سہ تار) کہلایا۔

بربط: ایک قسم کا ساز

سُرود: نغمہ۔ گیت۔ راگ: ایک قسم کا باجا

دف: ایک ہاتھ سے بجانے والا ایک ساز

عُود: عربی کا لفظ ہے بربط۔ ایک قسم کا ساز

یبراع: بانسری

مُطرب: گویا قوال۔ گانے والا۔ میراثی

طبل: بڑا ڈھول، نقارہ، دمامہ

رقص: اچھلنا کودنا، ناچ

غنا: راگ، نغمہ، گانا
مزامیر: مزمار کی جمع (بانسریاں)
جلاجل: جلجل کی جمع جھانجھ
شبابہ: ایک قسم کی بانسری
معازف: دفوف (معزف کی جمع یعنی دف)
ڈھولک: چھوٹا ڈھول
بانسری: ایک قسم کا منہ باجا۔ نے۔ مرلی
سارنگی: ایک قسم کا ساز جس میں تار لگے ہوتے ہیں۔
(اسلام میں قوالی کا تصور صفحہ 39)

پس ثابت ہوا کہ "دف" بھی آلاتِ مزامیر سے ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کن کن مواقع پر دف بجانے کی رخصت ہے اور کن کن مواقع پر دف بجانا منع ہے۔

نکاح اور عید کے موقع پر صرف دف بجانے کی اجازت

مفسر قرآن شارح بخاری و مسلم علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں:
مشکوۃ میں شیخ ولی الدین نے صحیح بخاری و مسلم کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ عید کے دن دو بچیاں دف بجا رہی تھیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انھیں منع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق کو منع کیا اور فرمایا: اے ابو بکر! انھیں رہنے دو یہ عید کا دن ہے۔ (شرح صحیح مسلم جلد 2، صفحہ 680)

مزید لکھتے ہیں کہ:
صحیح بخاری میں ہے کہ ربیع بنت معوذ ابن

(8)

عذراء کی شادی کے موقع پر بچیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دف بجا رہی تھی اور مقتولین بدر کے بارے میں نظم گا رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو قائم اور مقرر رکھا۔

(شرح صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 680)

ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جب (گانے کی) آواز یا دف (کی آواز) سنتے تو پوچھتے یہ گانا بجانا کیوں ہو رہا ہے؟ اور جب آپکو بتایا جاتا ہے کہ یہ شادی یا ختنہ کی تقریب کی وجہ سے ہے تو آپ خاموش ہو جاتے۔

عیدین، نکاح، ولیمہ، ختنہ کے علاوہ مواقع پر دف بجانے کا حکم:۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دف بجانے، جھانجھن سے کھیلنے اور بانسری (بجا کر اس) کی آواز (نکالنے) سے منع فرمایا

(کنز العمال جلد 15 صفحہ 227)

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن قرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں بڑا بد بخت ہوں، تو کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ دف بجا کر ایسا گانا گا لیا کروں جو فحش و بیہودہ نہ ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسے کام کی ہرگز اجازت نہیں دیتا جو ذلیل و بدترین ہو۔ اے اللہ کے دشمن تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حلال و طیب رزق کمانے کی صلاحیت بخشی ہے۔ مگر تم نے حلال روزی کی بجائے حرام کو اختیار کر لیا ہے۔

سوا اٹھو اور اللہ کی بارگاہ میں اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کرو۔
(کنز العمال ج 15 ص 221)

حضرت شریح رضی اللہ عنہ نے دف کی آواز سنی تو فرمایا: جس گھر میں دف ہو اس میں (رحمت واستغفار کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (المصنف ابن ابی شیبہ ج 3 صفحہ 322)

حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب (گانے کی) آواز یا دف (کی آواز) سنتے تو پوچھتے کہ یہ گانا بجانا کیوں ہو رہا ہے۔ جب آپکو بتایا جاتا کہ یہ شادی یا ختنہ کی تقریب کی وجہ سے ہے تو آپ خاموش ہو جاتے۔ اور اگر کوئی اور موقع ہوتا تو اسکی درہ سے سزا دینے کا قصد فرماتے۔

فقہائے احناف کا نظریہ:۔

علامہ شمس الدین محمد بن احمد سرخسی متوفی 483ھ فرماتے ہیں:۔

اس گانے والے کی شہادت قبول نہیں ہے جسکے پاس لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور وہ لوگوں کو جمع کرتا ہے۔ (المبسوط ج 16 صفحہ 132)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1253ھ فرماتے ہیں: ناچنا، مذاق اڑانا، تالی بجانا، ستار کے تار بجانا، بربط، سارنگی، رباب، قانون، بانسری، جھانجھن، بگل بجانا مکروہ تحریمی ہیں کیونکہ یہ کفار کا شعار ہیں اور دف بانسری اور دیگر سازوں کا سننا حرام ہے اگر اچانک سن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے۔ (رد المحتار ج 5 صفحہ ۳۴۸)

مذکورہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں یہ امر واضح ہو گیا
کہ دف بجانے کی اجازت در حصت عیدین، نکاح، ولیمہ اور
ختنہ کے مواقع کے ساتھ خاص ہے اور ان کے علاوہ مواقع
پر دف دیگر آلات موسیقی میں داخل ہے اور ناجائز ہے۔
چنانچہ جب یہ امر عیاں ہو گیا کہ دف بھی آلات موسیقی
میں داخل ہے اور مذکورہ مخصوص مواقع کے علاوہ اس کا
بجانا جائز نہیں ہے تو اس سے وہ ماڈرن قسم کے نعت
خواں عبرت حاصل کریں جو دف یا دیگر آلات موسیقی پر
حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے
ہیں۔ ذرا غور کریں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
صحابی نے دف یا دیگر آلات موسیقی پر حمد باری تعالیٰ اور
نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے ہیں۔ ذرا غور کریں
کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی نے دف کی دھن
پر محمود کلام کے گانے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے انھیں نہ صرف اجازت دی بلکہ اس فعل کو بدترین
ذلیل قرار دے کر اسے توبہ کرنے کا حکم دیا۔

دف کے متعلق امام احمد رضا خاں بریلوی کا نظریہ:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ
(حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی رحمتہ اللہ علیہ کے پردادا استاد) سے سوال
ہوا کہ شادی میں دف بجانا درست ہے یا نہیں؟۔
تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:
دف کہ بے جلاجل یعنی بغیر جھانجھ
کا ہو اور تال سم کی رعایت سے نہ بجایا جائے اور بجانے
والے نہ مرد ہوں نہ ذی عزت عورتیں اور وہ غیر محل

میں بجائیں تو نہ صرف جائز بلکہ مستحب و مندوب ہے۔
حدیث میں مشروط دف کے بجانے کا حکم دیا گیا اور اسکی تمام قیود کو فتاوی شامی وغیرہ میں ذکر کر دیا گیا اور ہم نے اپنے فتاوی میں اسکی تشریح کر دی ہے۔
اسکے سوا اور باجوں سے احتراز کیا جائے۔ واللہ تعالی اعلم
(فتاوی رضویہ جلد 21، صفحہ نمبر 643)

دف کے متعلق علماء کے دو گروہ :-

علماء دین اسلام کا جم غفیر دف کے ساتھ حمد و نعت دیگر کلام پڑھنے کو مکروہ تحریمی کہتا ہے جبکہ گنتی کے چند ایک علماء کرام اس کو مباح قرار دیتے ہیں۔
(مکروہ تحریمی اور مباح کی تعریف پہلے گزر چکی ہے) چونکہ علماء اکرام کی اکثریت اس کو مکروہ تحریمی کہتی ہے لہذا انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ بغیر دف کے ہی حمد و نعت پڑھی جائے۔

دف کی شرائط بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رحمتہ اللہ علیہ (خلیفہ اعلی حضرت) لکھتے ہیں:

عید کے دن اور شادیوں میں دف بجانا جائز ہے جبکہ سادے دف ہوں، اس میں جھانج نہ ہوں اور قواعد موسیقی پر نہ بجائے جائیں یعنی محض ڈھپ ڈھپ کی "بے سری" آواز سے نکاح کا اعلان مقصود ہو۔
(بہار شریعت حصہ سولہ، لہو و لعب کا بیان)
مزید لکھتے ہیں:-
ناچنا، تالی بجانا، ستار، ایک تارہ، دو تارہ، ہارمونیم چنگ، طنبورہ، اسی طرح دوسرے قسم

کے باجے سب ناجائز ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ سولہ، لہو ولعب کا بیان)

مزید لکھتے ہیں:-

(بناوٹی صوفی) ← متصوفہ زمانہ جو کہ مزامیر کے ساتھ قوالی سنتے ہیں اور کبھی اچھلتے، کودتے اور ناچنے لگتے ہیں۔ اس قسم کا گانا بجانا ناجائز ہے۔ ایسی محفل میں جانا اور وہاں بیٹھنا ناجائز ہے، مشائخ سے اس قسم کے گانے کا کوئی ثبوت نہیں۔ جو چیز مشائخ سے ثابت ہے وہ فقط یہ ہے کہ اگر کبھی کسی نے ان کے سامنے کوئی ایسا شعر پڑھ دیا جو ان کے حال و کیف کے موافق ہے تو ان پر کیفیت و رقت طاری ہو گئی اور بے خود ہو کر کھڑے ہو گئے۔ اور اس حال وارفتگی میں ان سے حرکات غیر اختیار یہ صادر ہوئے اس میں کوئی حرج نہیں۔ مشائخ و بزرگان دین کے احوال اور ان متصوفہ کے حال میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہاں مزامیر کے ساتھ محفلیں منعقد کی جاتی ہیں جن میں فساق و فجار کا اجتماع ہوتا ہے۔ نااہلوں کا مجمع ہوتا ہے۔ گانے والوں میں اکثر بے شرع ہوتے ہیں۔ تالیاں بجاتے اور مزامیر کے ساتھ گاتے ہیں اور خوب اچھلتے کودتے، ناچتے تھرکتے ہیں اور ان کا نام حال رکھتے ہیں ان حرکات کو صوفیہ کرام کے احوال سے کیا نسبت؟ یہاں سب چیزیں اختیاری ہیں وہاں بے اختیاری تھیں۔